پیپر چہارم　　فلسفہ　　سالانہ　　2014

سوال نمبر 2

جز (الف): ابطال الجزء الذی لا یتجزی

عبارت کی توضیح:

اس عبارت سے مصنف جزء الذی لا یتجزی کے بطلان کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ جزء الذی لا یتجزی باطل ہے

جزء لا یتجزی کی تعریف: وہ جوہر جو قابل اشارہ حسیہ ہو اور کسی تقسیم کو قبول نہ کرے نہ قطعاً نہ کسراً نہ وہماً اور نہ ہی فرضاً

جز (ب):

جزء لا یتجزی کے بطلان پر دلیل:

جزء لا یتجزی باطل ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ہم تین جزء لیتے ہیں ان میں سے دو کو نیچے رکھیں اور تیسرے کو دونوں کے ملتقی پر رکھتے ہیں اب ہم پوچھتے ہیں کہ درمیان والا جزء دونوں طرفین سے مانع ہے یا نہیں اگر تم کہو کہ مانع نہیں ہے تو پھر تداخل اجزاء لازم آئے گا جو کہ باطل و محال ہے دوسری بات یہ ہے کہ وسط وسط نہ رہے گا اور دونوں طرف نہ رہیں گی یہ خلاف مفروض ہے کیونکہ ہم نے ان کو وسط اور طرفین فرض کیا تھا اگر درمیان والا جزء دونوں طرفین سے مانع ہو تو پھر اس کی تقسیم ہو گی تو معلوم ہوا کہ جزء لا یتجزی باطل ہے۔

جز: ج

جسم کے متعلق متکلمین کا مذہب:

جسم جوہر فرد سے اور جزء لا یتجزی سے مرکب ہے

اشراقیین کا مذہب:

جسم جوہر بسیط متصل بذاتہ ہے۔

مشائین کا مذہب:

جسم دو جوہروں سے مرکب ہے ایک جوہر قابل صورت ہے اس کو ہیولیٰ کہتے ہیں اور دوسرا جوہر ہے طول، عرض، عمق میں ممتد ہے اس کو صورت جسمیہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر 2

جز: الف: حرکت کی تعریف:

کسی شئی کا قوت سے فعل کی طرف تدریجاً خروج کرنا

سکون کی تعریف: کسی ایسی شئی کا حرکت نہ کرنا جس کی شان یہ ہے کہ وہ حرکت کرے

تقابل:

ان کے درمیان تقابل تضاد کا ہے کہ حرکت اور سکون آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

جز: ب:

حرکت کی اقسام: 4 ہیں

1 حرکت فی الکم 2 حرکت فی الکیف 3 حرکت فی الاین 4 حرکت فی الوضع

حرکت فی الکم: جیسے کسی جسم کا بڑھنا اور گھٹنا

حرکت فی الکیف: کسی جسم کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا جیسے پانی کا گرم اور ٹھنڈا ہونا

حرکت فی الاین: کسی جسم کا تدریجاً ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہونا۔ اصطلاح میں اسے نقل کہتے ہیں

حرکت فی الوضع: جسم کے اجزا مکان کے اجزا سے سامنے ہو جائیں لیکن اس جسم کا کل اسی مکان میں قائم رہے

جیسے کرہ کا حرکت کرنا اس حرکت کو مستدیر کہتے ہیں۔

نوٹ: یہ حرکت عرضیہ ہیں

جز: حرکت ذاتیہ:

وہ حرکت جو موصوف بالحرکت کے ساتھ حقیقتاً اور بلا واسطہ قائم ہو۔ جیسے حرکت جری

اقسام: تین قسمیں ہیں:

1 قسریہ 2 ارادیہ 3 طبعیہ

قسریہ: قوت محرکہ جسم سے خارج ہو نا مثلاً ہاتھ کے ذریعے پتھر کو اوپر کی طرف پھینکنا

ارادیہ: قوت محرکہ جسم میں موجود ہو اور باشعور بھی ہو۔ جیسے انسان کی حرکت ایک مکان سے دوسرے

مکان کی طرف۔

طبعیہ: قوت محرکہ جسم کے اندر موجود ہو لیکن باشعور نہ ہو۔ جیسے پتھر کو اوپر سے نیچے کی طرف آنا

جز: (د) حرکت عرضیہ: جو موصوف بالحرکت کے ساتھ حقیقتاً قائم نہ ہو بلکہ بالواسطہ قائم ہو۔

جیسے جسم کا بڑھنا اور گھٹنا

سوال نمبر ۳

جز (الف)

جوہر: ایسی ماہیت جو خارج میں موجود ہو تو کسی موضوع میں موجود نہ ہو

عرض: ایسی ماہیت جو موضوع میں موجود ہو۔

جز: ب:

جوہر کی ۵ اقسام ہیں:

1 ہیولیٰ 2 صورت 3 جسم 4 نفس 5 عقل

ہیولیٰ: جب جوہر محل ہو۔

صورت: جب جوہر حال ہو۔

جسم: جو حال اور محل دونوں سے مرکب ہو۔

نفس: جوہر جب اجسام کے ساتھ متعلق ہو، تعلق تدبیر اور تصرف والا ہو تو نفس کہتے ہیں۔

عقل: جوہر جب اجسام سے اور تعلق تدبیر اور تصرف والا نہ ہو تو عقل ہے۔

جوہر کا جز ہوتا

جوہر کا جز نہیں ہوتا۔

جز: ج: 15

عرض کی اقسام 9 ہیں۔

1 کم 2 کیف 3 این 4 متیٰ 5 اضافت 6 ملک 7 وضع 8 فعل 9 انفعال

کم: جو مساوات اور لامساوات کو لذاتہ قبول کرتا ہو: جیسے عدد، خط، سطح

کیف: وہ عرض جو اپنی ذات کے اعتبار سے تقسیم کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی کسی شی کی طرف سے نسبت کو

جیسے کیفیات محسوسہ، رنگ جیسے سیاہی، حرارت

این: کسی شی کی وہ حالت جو اسکو کسی زمان میں حاصل ہونے کے سبب سے عارض ہو۔

پرچہ فلسفہ فنی 2017

سوال نمبر 2

جز: الف: فصل فی ان الصورۃ الجسمیۃ لا تتجرد عن الہیولیٰ

اثبات دعویٰ پر دلیل:

دعویٰ: صورت جسمیہ ہیولیٰ کے بغیر نہیں پائی جاتی۔

دلیل: اگر صورت جسمیہ ہیولیٰ کے بغیر پائی جائے تو دو حال سے خالی نہیں صورت جسمیہ متناہی ہوگی یا غیر متناہی
اور یہ دونوں صورتیں باطل ہیں لہٰذا صورت جسمیہ کا بغیر ہیولیٰ کے پایا جانا بھی باطل ہے۔ اس لیے کہ
غیر متناہی کی طرف کوئی راستہ نہیں کیونکہ تمام اجسام متناہی ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک مبدأ سے اگر ہم
کا رخ پر دو غیر متناہی خطوط کا نکالا جانا ممکن ہوگا جیسے مثلث کے دو ضلعے ہوتے ہیں
تو اب جیسے جیسے وہ دونوں خطوط بڑھتے چلے جائیں گے تو ان کے درمیان کا بعد اور
مسافت بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ جب وہ خطوط غیر متناہی طور پر بڑھیں گے تو ان
کے درمیان کا بعد بھی غیر متناہی ہوگا باوجود یکہ وہ دو حاصروں کے درمیان
محصور ہے اور جو دو حاصروں کے درمیان محصور ہو وہ متناہی ہوتا ہے
تو اس طرح متناہی اور غیر متناہی کا اجتماع لازم آئے گا جو کہ باطل ہے
لہٰذا ہیولیٰ غیر متناہی ہو کر صورت جسمیہ سے مجرد نہیں پایا جا سکتا۔
اور متناہی ہو کر بھی صورت جسمیہ سے الگ ہو کر نہیں پایا جا سکتا۔

جز: ب: کیونکہ متناہی ہونے کی وجہ سے ایک یا کئی حدود اس کو گھیرے ہوں گے تو اس کا
مثلث: احاطہ کیے ہوئے ہوگا تو اسکی وجہ سے صورت جسمیہ کا کسی شکل سے
متشکل ہونا لازم آئے گا اب یہ تشکل صورت جسمیہ کو اس کی ذات کی وجہ سے
حاصل ہوگی یا کسی لازم کی وجہ سے یا کسی عارض کی وجہ سے۔
پہلی اور دوسری صورت باطل ہے۔ کیونکہ پھر تمام اجسام کا ایک ہی شکل سے
متشکل ہونا لازم آئے گا جو کہ باطل ہے اور تیسری صورت بھی باطل ہے۔
کیونکہ اس صورت میں صورت جسمیہ سے ایک شکل کا زائل ہونا صورت جسمیہ
کا دوسری شکل سے متشکل ہونا لازم آئے گا یعنی شکل کا زوال دوسری
شکل کا حصول انفعال کا مقتضی ہے۔ تو اس طرح صورت جسمیہ کا انفعال کا
قابل انفعال ہونا

جو ہیولیٰ سے خالی ہو کر اس کا افتراق بھی ہیولیٰ سے باطل ہے لہٰذا ثابت ہو گیا صورت
جسمیہ کا ہیولیٰ کے بغیر متناہی کر پایا جانا بھی باطل ہے۔

اور تیسرا باطل انفعال سے وہ ہیولیٰ اور صورت سے مرکب ہے تو یہ بات
اس کی حالت صورت جسمیہ نے ہیولیٰ سے خالی پایا نا تھا اس کا ہیولیٰ سے افتراق لازم آئے گا

٦ اس فصل کا دعویٰ

صورت جسمیہ ہیولیٰ کے بغیر موجود ہو تو اس کا ہیولیٰ میں حلول نہ ہوا تو صورت جسمیہ دو حال سے خالی نہ ہوگا
1۔ صورت جسمیہ متناہی ہوگی 2۔ غیر متناہی ہوگی۔

غیر متناہی ہونا باطل ہے۔ کیونکہ تمام اجسام متناہی ہوتے ہیں اس لیے کہ جسم کا غیر متناہی ہونا
کا بطلان دلیل سلمی سے ثابت ہے۔ دلیل سلمی یہ ہے۔ کہ ہم جسم پر ایک مبدأ سے
دو خطوط اس طرح نکالیں کہ وہ مثلث کے دو زاویے ہوں جیسے جیسے یہ خط بڑھتے جائیں
گے ان کا درمیانی فاصلہ بھی بڑھتا جائے گا۔ اب دونوں خطوط غیر متناہی ہیں تو
ان کا فاصلہ بھی غیر متناہی ہے، لیکن درمیانی فاصلہ کا غیر متناہی ہونا باطل ہے کیونکہ
محصور بین الحاصرین غیر متناہی نہیں تو ثابت ہوا کہ جسم غیر متناہی نہیں
صورت جسمیہ کا متناہی ہونا بھی باطل ہے۔ اس لیے کہ اگر صورت جسمیہ حلول کیے بغیر
متناہی ہونے کی حالت میں موجود ہو تو یہ دو حال سے خالی نہیں یا احاطہ ایک حد
نے کیا ہوگا۔ جیسے جسم کروی یا اس کا احاطہ کئی حدود نے کیا ہوگا
ہر حال میں احاطے کی وجہ سے صورت جسمیہ متشکل ہو جائے گی کیونکہ شکل اس ہیئت کو
کہتے ہیں جو کہ ایک حد یا کئی حدود نے احاطہ کیا ہو۔ لہٰذا صورت جسمیہ متشکل ہونے کی وجہ
سے متناہی ہوگی۔ اب جو شکل صورت جسمیہ کو ملی وہ تین حالات سے خالی نہیں
1 ذات کی وجہ سے 2 لازم ذات کی وجہ سے 3 سبب خارجی کی وجہ سے
پہلی صورت باطل ہے کیونکہ پھر تمام اجسام کی شکلیں ایک جیسی ہو جائیں گی
دوسری صورت بھی باطل ہے اس طرح بھی تمام اجسام کی شکلیں ایک جیسی لازم آئیں گی
تیسری صورت بھی باطل ہے کیونکہ پھر شکل کا زوال ممکن ہو جائے گا تو ثابت ہوا کہ صورت
جسمیہ کو شکل ہیولیٰ کی وجہ سے ملی تو پھر صورت جسمیہ ہیولیٰ کے بغیر نہیں پائی جائے گی۔

جز (ب)

شکل: اس ہیئت کو کہتے ہیں جو کہ ایک حد یا کئی حدود نے احاطہ کیا ہو۔

سالانہ 2019

هداية الحكمة

سوال نمبر 1:

جز الف:

ترجمہ عبارت:

یہ فصل اس بات کے بیان میں ہے کہ ہیولی

صورت سے مجرد نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اگر یہ صورت سے مجرد ہو یا تو ذات وضع (جس کی طرف اشارہ حسیہ کیا جا سکے) ہو گا یا ذات وضع نہیں ہو گا

دونوں قسموں میں سے کسی کی طرف بھی راستہ نہیں تو ہیولی کے صورت سے مجرد ہونے کی طرف بھی راستہ نہیں

تشریح:

مصنف علیہ الرحمہ کا مقصود اس بات کو بیان کرنا ہے کہ ہیولی صورت جسمیہ

سے مجرد ہو کر نہیں پایا جا سکتا کیونکہ اگر صورت جسمیہ سے مجرد ہو کر پایا جائے

تو دو حال سے خالی نہ ہو گا یا تو ذات وضع ہو کر پایا جائے گا یا غیر ذات

وضع ہو کر پایا جائے گا دونوں صورتیں باطل ہیں تو ہیولی کا صورت جسمیہ

کے بغیر پایا جانا باطل ہے۔

جز ب:

علت نہیں ہے۔ ایک دوسرے سے مستغنی بھی نہیں ہے بلکہ ایسا

دوسرے کا غیر بھی نہیں پایا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

یہ فصل مکان کے بیان میں ہے۔ مکان یا تو خلا یا جسم حاوی

کی اس سطح باطن کا نام ہے جو جسم محوی کی سطح ظاہر سے ملی ہوئی ہو

پہلی صورت باطل ہے کیونکہ دوسری متعین

بطلان فلسفہ:

مکان یا تو خلا کا نام ہے یا جسم حاوی کی سطح باطن کا جو جسم محوی کی سطح ظاہر سے ملی ہوئی ہے۔

مکان خلا کا نام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر مکان خلا کا نام ہو۔ خلا کے دو معنی ہیں لاشی محض۔ بعد موجود مجرد عن المادہ
مکان خلا یعنی لاشی محض نہیں ہو سکتا۔
کیونکہ لاشی محض زیادتی اور نقصان کو قبول نہیں کرتی جبکہ مکان زیادتی اور نقصان کو قبول کرتا ہے۔ اور مکان خلا یعنی بعد موجود مجرد عن المادہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب کوئی بعد موجود ہوگا اور مادہ سے مجرد ہوگا تو پھر ذاتی اعتبار سے مادہ (ہیولیٰ) سے مستغنی ہوگا۔ اور جو ذاتی طور پر ہیولیٰ سے مستغنی ہو۔ اس کا ہیولیٰ سے ملنا ممتنع ہوتا ہے، تو یہ لازم آئے گا اس بعد کا ہیولیٰ سے ملنا ممتنع ہو جبکہ یہ بات ظاہر البطلان ہے کہ کوئی بعد بھی ہیولیٰ سے جدا نہیں ہو سکتا لہٰذا مکان خلا یعنی بعد موجود مجرد عن المادہ بھی نہیں ہو سکتا تو پھر ثابت ہوا کہ مکان جسم حاوی کی سطح باطن کا نام ہے جو جسم محوی کی سطح ظاہر سے ملی ہوئی ہے۔

جز: ب:

جسم:

ما یمتاز بہ الجسم فی الاشارۃ الحسیۃ

وہ ہے جس کے ساتھ جسم اشارہ حسیہ میں اپنے دوسرے سے ممتاز ہو جائے۔

(ج)

نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اگر جسم کے دو جز بھی ہوں تو پھر وہ جسم تین حال سے خالی نہ ہوگا۔ 1۔ دونوں جزوں میں پایا جائے گا۔ 2۔ صرف ایک میں پایا جائے گا۔ 3۔ دونوں میں نہیں پایا جائے گا۔

پہلی صورت کا بطلان واضح ہے۔ اور دوسری بھی باطل ہے کیونکہ جب وہ جسم ایک جز میں پایا گیا تو اب وہ دوسرے کو طلب کرتا

یا ایسا اگر وہ طلب نہ کرتا ہے تو اس کا جز طبعی نہیں ہوگا
حالانکہ ہم نے اسے جز طبعی فرض کیا ہے۔ اگر دوسرے کو طلب
کرے گا تو پہلا جز طبعی نہیں رہے گا حالانکہ ہم نے اسے جز طبعی فرض کیا
اور جو دوسرے بھی باطل ہے۔ کیونکہ جب وہ جسم دونوں جزوں میں
نہیں پایا گیا تو اب وہ دونوں کو طلب کرے گا یا دونوں میں سے
ایک کو یا کسی کو نہیں۔
دونوں کو طلب کرے یا کسی کو طلب نہ کرے تو یہ دونوں باطل ہیں۔
اگر دو میں سے کسی ایک کو طلب کرے دوسرے کو طلب نہ کرے
جس کو طلب نہیں کرے گا وہ اس کا جز طبعی نہیں ہوگا جبکہ ہم نے دونوں
کو جز طبعی ثابت کیا۔ تو یہ ترجیح بلا مرجح ہوگا۔ جسم کا ایک ساتھ
دو جزوں کا ہونا باطل ہے۔

سوال نمبر ۲ جز الف۔

ترجمہ عبارت:

یہ فصل اس بات کے بیان میں ہے کہ فلک بسیط ہے یعنی مختلفة الطبائع
اجسام سے مرکب نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ حرکت مستقیمہ کو قبول نہیں کرتا
اور جب ایسا ہے تو وہ بسیط ہوگا

تشریح:

مصنف فلک کا بسیط ہونا ثابت فرما رہے ہیں کہ فلک
حرکت مستقیمہ کو قبول نہیں کرتا اور جو حرکت مستقیمہ کو قبول نہ کرے
وہ بسیط ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ فلک بھی بسیط ہے۔

جز ب:

حرکت:

الخروج من القوة الى الفعل على سبيل التدريج:
علی سبیل التدریج قوت سے فعل کی طرف نکلنا۔

پرچہ حکمت 2018 ہدایۃ الحکمۃ

سوال نمبر 1

جز (الف)

ہیولیٰ کی تعریف:

جوہر فی حد ذاتہ قابل الابعاد الثلاثۃ

وہ جوہر جو اشارہ حسیہ کو قبول کرنے والا ہے۔ ابعاد ثلاثہ کو قبول کرنے والا ہو

اثبات ہیولیٰ!

بالفعل انفکاک کو قبول کرنے والے بعض اجسام کا فی نفسہ متصل واحد ہونا ضروری ہے اگر وہ جسم متصل واحد نہ ہو تو لامحالہ اجزاء سے مرکب ہوگا

اب اجزاء دو حال سے خالی نہیں۔ قابل تقسیم ہوں گے یا نہیں

اگر قابل تقسیم ہوں اس کی تین صورتیں ہیں۔

1 جہت واحدہ طول میں 2 طول اور عرض دونوں میں

3 ~~[illegible]~~

پہلی صورت میں خط جوہری 2 دوسری صورت میں سطح جوہری لازم آئے گا

تیسری صورت میں جسم جوہری جو کہ باطل ہیں۔ اگر وہ اجزاء تقسیم کو قبول نہ کریں تو جزء لا یتجزیٰ لازم آئے گا وہ بھی باطل ہے۔ لہذا انفکاک کو قبول کرنے والے جسم کا فی نفسہ متصل واحد ہونا ضروری ہے۔

یہ فی نفسہ متصل واحد جسم جو انفکاک کو قبول کر رہا ہے آیا جسم تعلیمی کی وجہ سے قبول کر رہا ہے یا صورت جسمیہ کی وجہ سے قبول کر رہا ہے یا کسی اور شئی کی وجہ سے قبول کر رہا ہے؟

1 جسم تعلیمی اور صورت جسمیہ کا قابل انفصال ہونا باطل ہے اس لیے کہ وہ فی نفسہ متصل واحد ہیں۔ لامحالہ وہ کسی اور شئی کی وجہ سے انفصال کو قبول کرنے والا ہوگا اور اسی شئی کا نام

ہیولیٰ ہے